اُردو (لازمی) (دوسرا گروپ) 319 (انٹرمیڈیٹ پارٹ I) پرچہ I

وقت: 2:40 گھنٹے (انشائی طرز) مارکس: 80

حصہ اول

2 - (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (1+1+8 = 10)

بجلیاں غیرت کی تڑپیں گی فضائے قدس میں ...... حق عیاں ہو جائے گا، باطل نہاں ہو جائے گا
ان کواکب کے عوض، ہوں گے نئے انجم طلوع ...... ان دنوں رخشندہ تر، یہ آسماں ہو جائے گا

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (1+3 x 3 = 10)

افشائے رازِ عشق میں گو ذلتیں ہوئیں ...... لیکن اسے جتا تو دیا جان تو گیا
گو نامہ بر سے خوش نہ ہوا پر ہزار شکر ...... مجھ کو وہ میرے نام سے، پہچان تو گیا
بزمِ عدو میں صورتِ پروانہ دل مرا ...... گو رشک سے جلا تیرے قربان تو گیا

حصہ دوم

3 - درج ذیل اقتباسات میں سے کسی ایک کی تشریح بحوالہ سیاق و سباق کیجیے۔ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام بھی لکھیے۔ (1+1+3+10 = 15)

(الف) عزم و استقلال، شجاعت، صبر، شکر، توکل، رضا، تقدیر، مصیبتوں کی برداشت، قربانی، قناعت، استغنا، ایثار، جُود، تواضع، خاکساری، مسکنت، نشیب و فراز، بلند و پست، تمام اخلاقی پہلوؤں کے لئے جو مختلف انسانوں کو مختلف حالتوں میں یا ہر انسان کو مختلف صورتوں میں پیش آتے ہیں، ہمیں عملی ہدایت اور مثال کی ضرورت ہے جو صرف پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح میں مل سکتی ہیں۔

(ب) " اب تم کو کیسے سمجھاؤں۔ ہر شخص کے دل میں اعزاز و احترام کی بھوک ہوتی ہے۔ تم پوچھو گی یہ بھوک کیوں ہوتی ہے؟ اس لیے کہ یہ ہماری روح کے ارتقا کی ایک منزل ہے۔ ہم اس عظیم الشان طاقت کا لطیف حصہ ہیں جو ساری دنیا میں حاضر و ناظر ہے۔ جزو میں کل کی خوبیاں ہونا لازمی امر ہے۔ اس لیے جاہ و رفعت علم و فضل کی جانب ہمارا فطری میلان ہے۔ میں اس ہوس کو معیوب نہیں سمجھتا۔ ہاں! چونکہ دل میں ضعف ہے۔ اہلِ دنیا کی حرف گیریوں کا خیال قدم قدم پر دامن گیر ہو جاتا ہے۔"

4 - درج ذیل میں سے کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔ (1+9=10)

(i) ادیب کی عزت (ii) دوستی کا پھل

5 - اختر شیرانی کی نظم " برسات " کا خلاصہ لکھیے۔ (5)

6 - دو دوستوں کے درمیان " ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی " کے موضوع پر مکالمہ لکھیے۔ (10)

یا

اپنے کالج میں "جلسہ تقسیمِ انعامات" کی روداد تحریر کیجیے۔

7 - چیئرمین بلدیہ کے نام درخواست لکھیے جس میں انہیں محلے میں آوارہ کتوں کی تلفی کے بارے میں گزارش کیجیے۔ (10)

8 - درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے۔ (2+8 =10)

میری دل سوزی اپنے ہم مذہب بھائیوں کے ساتھ اس وجہ سے ہے کہ میری دانست میں ہم مسلمانوں میں بہت سی رسمیں جو حقیقت میں بری ہیں مروج ہو گئی ہیں۔ ان میں سے ہزاروں ہمارے پاک مذہب اور انسانیت دونوں کے خلاف اور تہذیب و شائستگی کے بھی برعکس ہیں۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ تعصب، ضد اور نفسانیت کو چھوڑ کر ان بری رسموں اور بدعتوں کو ترک کرنے پر مائل ہوں اور جیسا کہ ہمارا مذہب پاک، روشن اور ہزاروں حکمتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسی طرح اپنی معاشرت اور تمدن کو بھی ہم عمدہ اور پاک صاف کریں اور جو کچھ نقصانات اس میں ہیں خواہ وہ کسی وجہ سے ہوں ان کو دور کریں۔